علمِ غیبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اثبات اور وہابیہ کے اعتراضات کے رد پر امام اہل سنت کی تحقیق

''خالص الاعتقاد (۱۳۲۸ھ)'' کا خلاصہ بنام

علمِ غیب کا اثبات

اور وہابیہ کا رد

تلخیص

مولانا محمد مبشر رضا عطاری مدنی

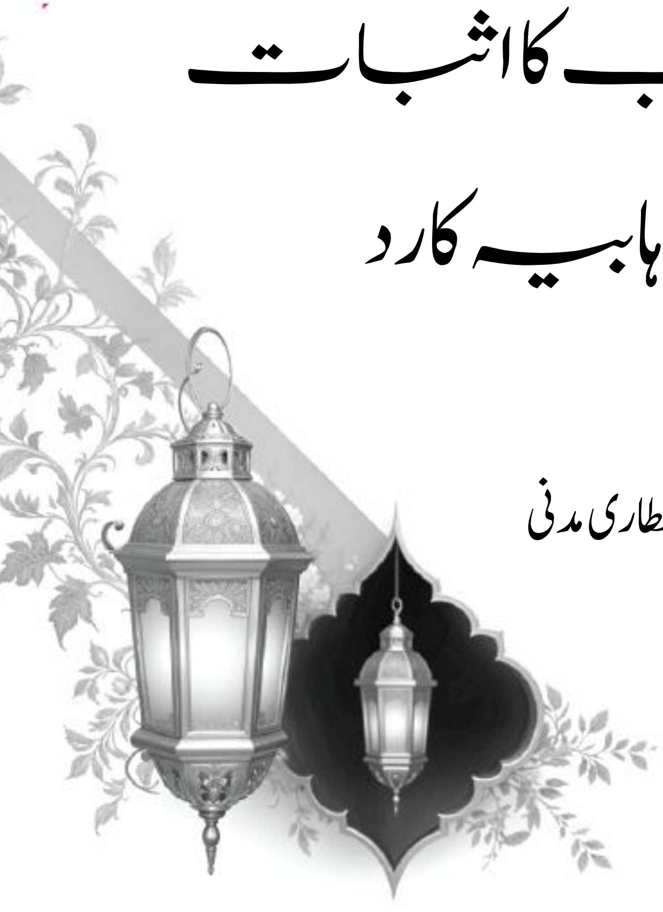
ضیائے علم فاؤنڈیشن

علمِ غیبِ مصطفےٰ ﷺ کے اثبات اور وہابیہ کے اعتراضات کے رد پر امام اہل سنت کی تحقیق

”خالص الاعتقاد(۱۳۲۸ھ) “کا خلاصہ بنام

علمِ غیب کا اثبات

اور وہابیہ کا رد



تلخیص

مولانا محمد مبشر رضا عطاری مدنی

ضیائے علم فاؤنڈیشن

نام کتاب	علمِ غیب کا اثبات اور وہابیہ کا رد (تلخیص؛ خالص الاعتقاد)
تصنیف	امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان حنفی علیہ الرحمۃ
تلخیص	مولانا محمد مبشر رضا عطاری مدنی
سن اشاعت (ویب ایڈیشن)	محرم الحرام 1448ھ / جولائی 2026ء
پیش کش	ضیائے علم فاؤنڈیشن
رابطہ نمبر واٹس اپ	+92302-2867256

فہرست

خالصُ الاعتقاد

(۱۳۲۸ھ)

علمِ غیب کا اثبات اور وہابیہ کا رد

وہابیہ کی افتراء پردازیاں اور اعلیٰ حضرت کا جواب

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ دیوبند و گنگوہ کے وہابیوں نے میری طرف چار جھوٹی باتیں منسوب کیں:

- حضور ﷺ کا علم ذاتی ہے، عطائی نہیں۔
- حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے برابر ہے۔
- حضور ﷺ کا علم تمام معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہے۔
- حضور ﷺ کا علم غیر متناہی امور کو تفصیلاً جانتا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا یہ سب سراسر جھوٹ اور افتراء ہیں۔ "الدولۃ المکیۃ" کی عبارات سے اعلیٰ حضرت نے ثابت فرمایا کہ میں نے کبھی یہ نہیں کہا، بلکہ میری تحریر میں ان تمام باتوں کا صریح رد موجود ہے۔

علمِ ذاتی صرف اللہ کے لیے

اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب کی عبارات پیش کرتے ہوئے فرمایا:

علمِ ذاتی: جو بغیر کسی کے دیے ہو ، صرف اللہ پاک کے ساتھ خاص ہے۔ جو غیر اللہ کے لیے ذرّے برابر بھی علمِ ذاتی مانے وہ کافر و مشرک ہے۔

تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علمِ الٰہی سے مساوی نہیں بلکہ ان کی نسبت اس طرح ہے جیسے دس لاکھ سمندروں کے مقابل ایک بوند کے دس لاکھویں حصے کی نسبت ہو۔

بندوں کے لیے صرف علمِ عطائی ہے، اللہ کا دیا ہوا، اور وہ بھی بعض، نہ کہ تمام معلوماتِ الٰہیہ۔

علمِ غیب کی دو قسمیں

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: علمِ غیبِ ذاتی جو کسی کے دیے بغیر ہو، بالاستیعاب محیط ہو ،وہ صرف اللہ کے لیے ہے۔ آیت "قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ " سے یہی مراد ہے۔

علمِ غیبِ عطائی جو اللہ کے دینے سے ملے، جو انبیاء، اولیاء اور مومنین کو حاصل ہوتا ہے اور یہ قطعاً حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں فرمایا: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ(۲۶) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ،

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ فقہاء نے علمِ غیب کے دعوے پر جو کفر کا حکم لگایا ہے وہ علمِ ذاتی کے دعوے پر ہے نہ کہ اللہ کے عطا کردہ علم پر۔۔

علمِ غیبِ عطائی کے قرآنی و علمی دلائل

اعلیٰ حضرت نے متعدد دلائل پیش فرمائے:

قرآنِ کریم سے : اللہ پاک مومنین کو "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ " کہتا ہے، اور ایمان بغیر علم کے ممکن نہیں، لہٰذا مومنین کو بھی کسی حد تک غیب کا علم عطا ہوتا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو "عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا " سے علمِ غیب ملا۔

ائمہ کے اقوال سے:

امام فخر رازی: مومن کے لیے اس غیب کا علم ممنوع نہیں جس پر دلیل ہو۔

ملا علی قاری: انبیاء وہ زیرک ہستیاں ہیں جو غیب کو مشاہد کی طرح جانتے ہیں۔

امام ابن حجر مکی: اولیاء کو کسی واقعے میں علمِ غیب ملنا جائز ہے۔

امام قسطلانی: نبوت کے معنی ہی علمِ غیب جاننا ہے۔

صحابہ کرام کا اجماعی عقیدہ: صحابہ کرام یقین کے ساتھ مانتے تھے کہ حضور ﷺ کو غیب کا علم ہے اور جس منافق نے اس پر اعتراض کیا اس پر آیتِ قرآنی نازل ہوئی جس میں اسے کافر قرار دیا گیا۔

مخالفین کا اصل مقصد اور اس کا رد

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ وہابیہ نے میری طرف جھوٹی باتیں اس لیے منسوب کیں تا کہ معارضہ بالمثل کا بہانہ ملے اور مجھ پر کفر کا الزام لگا سکیں، حالانکہ جو

کچھ انہوں نے میری طرف منسوب کیا وہ میں نے لکھا ہی نہیں، بلکہ میری کتابوں میں ان باتوں کا صریح رد موجود ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ان کی یہ افتراء پردازی بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی کہے کہ "اہلسنت کا مذہب صدیقِ اکبر پر تبرا اور صدیقہ طاہرہ پر بہتان ہے، یعنی یہ سفید جھوٹ اور محض شرارت ہے۔

علمِ غیب کی حقیقت اور وہابیہ پر قرآنی قہر

آیاتِ نفی کی صحیح تفسیر

اعلیٰ حضرت نے پچاس سے زائد حوالوں سے ثابت فرمایا کہ قرآن کریم میں جہاں "غیب کا علم صرف اللہ کو ہے " فرمایا گیا اس کی تین تفسیریں ائمہ نے بیان کی ہیں:

پہلی تفسیر: جمیع معلومات کو محیط علم صرف اللہ کا ہے، بعض غیوب کی نفی نہیں

(امام فخر رازی، امام نووی)

دوسری تفسیر: بغیر اللہ کے بتائے خود بخود جاننے کی نفی ہے، اللہ کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں۔

(تفسیر بیضاوی، خازن، جلالین، نیشاپوری)

تیسری اور سب سے لطیف تفسیر: حضور ﷺ نے کافروں سے فرمایا کہ "میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے کیونکہ تم اس کے اہل نہیں ورنہ خود حضور ﷺ نے فرمایا" : مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا۔

وہابیہ پر چھ غضب

اعلیٰ حضرت نے وہابیہ کے موقف کو ان کے اپنے اصولوں کے مطابق پرکھ کر فرمایا کہ ان پر چھ طرح کا قہر ٹوٹتا ہے:

پہلا غضب : وہابیہ کے فتوے کی رو سے تمام ائمہ دین جنہوں نے انبیاء واولیاء کے لیے علمِ غیب کا اثبات کیا وہ سب کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

دوسرا غضب : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت خضر علیہ السلام کے لیے علمِ غیب بیان کیا تو وہابیہ کے فتوے سے حضرت ابن عباس کافر ٹھہرتے ہیں۔

تیسرا غضب : صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا کہ حضور ﷺ کو علمِ غیب ہے، وہابیہ کے اصول پر تمام صحابہ کرام کافر ٹھہرتے ہیں۔

چوتھا غضب : حضرت خضر علیہ السلام نے خود اپنے لیے علمِ غیب بتایا، وہابیہ کے فتوے سے حضرت خضر علیہ السلام کافر ٹھہرتے ہیں۔

پانچواں غضب: حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے حضرت خضر کے علمِ غیب کی تصدیق فرمائی اور کوئی انکار نہ کیا، وہابیہ کے فتوے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کافر ٹھہرتے ہیں۔

چھٹا اور سب سے بڑا غضب: خود اللہ واحد قہار نے فرمایا کہ جو حضور ﷺ کی غیب دانی کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ یہ آیت اور اس کی شانِ نزول وہابیہ پر سیدھی آفت بن کر ٹوٹتی ہے اور خود وہابیہ کو کافر قرار دیتی ہے۔

اولیاء کو بھی علمِ غیب عطا ہوتا ہے

اعلیٰ حضرت نے **ردالمحتار** کے حوالے سے فرمایا کہ ائمہ اہلسنت نے کتبِ عقائد میں صراحت فرمائی ہے کہ بعض غیوب کا علم اولیاء کرام کی کرامت میں سے ہے۔ اور معتزلہ نے جب آیتِ کریمہ سے اس کی نفی چاہی تو ائمہ اہلسنت نے اس کا رد فرمایا اور ثابت کیا کہ یہ آیت اولیاء سے بھی مطلقاً علمِ غیب کی نفی نہیں کرتی۔

علمِ غیب کی اجماعی حدود، وہابیہ کا رد اور مسلکِ اہلسنت

چار اجماعی مسائل جن پر تمام ائمہ متفق ہیں

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ علمِ غیب کے بارے میں جمہور ائمہ کے چار اجماعی فیصلے ہیں:

پہلا : غیر اللہ کے لیے ذرّے برابر بھی علمِ ذاتی نہیں، یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور منکر کافر۔

دوسرا : کوئی مخلوق چاہے تمام انبیاء، مرسلین، ملائکہ اور مقربین سب مل جائیں، ان کا مجموعہ علم بھی علومِ الٰہیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ علومِ الٰہیہ غیر متناہی در غیر متناہی ہیں جبکہ مخلوق کا علم چاہے عرش سے فرش تک کیوں نہ ہو متناہی ہے، اور متناہی کو غیر متناہی سے کوئی نسبت ہو ہی نہیں سکتی۔۔

تیسرا : اللہ کے دینے سے انبیاء کرام کو کثیر غیبوں کا علم ملتا ہے۔ یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے اور اس کا منکر سرے سے نبوت کا منکر اور کافر ہے۔۔

چوتھا : اس فضلِ جلیل میں حضور ﷺ کا حصہ تمام انبیاء اور تمام جہان سے اتم واعظم ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع تھا، مگر وہابیہ نے اس اجماعی عقیدے کو پاؤں تلے روندا۔

وہابیہ کی سات ہولناک گستاخیاں

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ وہابیہ نے اس معاملے میں سات درجہ بدتر باتیں کہیں:

پہلی : حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔

دوسری : حضور ﷺ اپنے خاتمے کا بھی علم نہ رکھتے تھے۔

تیسری : اللہ کے بتائے سے بھی بعض غیبوں کا علم مانیں تو بھی شرک ہے۔

چوتھی : حضور ﷺ کو تو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں مگر ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علم محیط مانیں۔

پانچویں : عذر یہ کہ ابلیس کی وسعتِ علم نصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور ﷺ کی وسعتِ علم کی کون سی قطعی نص ہے؟

چھٹی : ابلیس کے لیے جو علم ثابت مانا وہی حضور ﷺ کے لیے ماننے پر حکمِ شرک جڑ دیا، گویا وہ صفت ابلیس کے لیے ثابت ہے اور حضور ﷺ کے لیے ماننا شرک ہے۔

ساتویں : ایک غالی نے تو صاف کہہ دیا کہ جیسا علمِ غیب حضور ﷺ کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور چوپائے کو ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: اب خود وہابیہ ہی سے پوچھا جائے، کیا ابلیس اور پاگل اور چوپائے کے لیے علمِ ذاتی مانتے ہیں؟ اگر ہاں! تو قطعاً کافر ہو۔ اگر نہیں! تو آیات و احادیث و اقوالِ فقہاء خود تم پر وارد ہوئے اور تم اپنے ہی دلائل سے کافر و مرتد ٹھہرے۔

اکابر ائمہ کے ارشادات

اعلیٰ حضرت نے سو سے زائد حوالوں سے ثابت فرمایا کہ حضور ﷺ کو اللہ کے دینے سے وسیع ترین علم عطا ہوا:

حدیثِ صحیح ترمذی : حضور ﷺ نے فرمایا : ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اس کی تشریح میں فرمایا: یہ تمام علوم جزئی و کلی کے حاصل ہونے اور انہیں محیط کرنے کا بیان ہے۔۔

امام بوصیری نے قصیدہ بردہ میں عرض کیا: لوح و قلم کا علم، جس میں تمام ماکان و مایکون ہے۔ حضور ﷺ کے علوم سے محض ایک ٹکڑا ہے۔ ملا علی قاری نے شرح میں فرمایا کہ لوح و قلم کا علم تو حضور کے علم کے سمندروں سے ایک نہر ہے۔

امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں فرمایاہے: اللہ نے حضور ﷺ کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا، جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب حضور نے جان لیا۔

امام عراقی : آدم علیہ السلام سے قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور ﷺ پر پیش کی گئیں اور حضور نے سب کو پہچان لیا۔

مدارجِ النبوۃ : جو کچھ دنیا میں آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اولیٰ تک ہے حضور ﷺ پر منکشف کر دیا گیا، تمام احوال اول سے آخر تک معلوم ہو گئے۔

امام ابن حجر مکی اور **علامہ قسطلانی :** حضور ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دلوں کے خطروں کو پہچانتے ہیں۔ یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

پانچ خاص غیبوں کا علم بھی حضور ﷺ کو ملا

اعلیٰ حضرت نے ثابت فرمایا کہ وہ پانچ غیب جن کے بارے میں آیت "لا یعلمھن الا اللہ " ہے، یعنی قیامت کا وقت، بارش، رحم میں کیا ہے، کل کیا ہو گا، کہاں موت آئے گی، یہ بھی حضور ﷺ کو اللہ کی عطا سے بتائے گئے:

علامہ بیجوری، علامہ شنوانی، علامہ عشماوی سب نے فرمایا کہ حضور ﷺ دنیا سے تشریف نہ لے گئے جب تک اللہ نے ان پانچ غیبوں کا علم بھی حضور کو نہ دے دیا، ہاں بعض کے چھپانے کا حکم تھا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی نے فرمایا: یہ پانچ غیب حضور ﷺ پر کیونکر مخفی رہیں گے، جب کہ حضور کی امت میں ساتوں قطب انہیں جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے، پھر سید الاولین والآخرین کا کیا پوچھنا۔

امام قسطلانی نے فرمایا: وقتِ قیامت کا علم بھی رسولوں پر بند نہیں، اور اولیاء رسولوں کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

اولیاء و مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو بھی علمِ غیب عطا ہوا

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ صرف انبیاء نہیں، بلکہ اولیائے کرام کو بھی اللہ کی عطا سے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے:

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے منبر پر فرمایا: مجھ سے پوچھو قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے اسے میں بتادوں گا۔ اور فرمایا: عرش کے نیچے جس چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں بتادوں گا۔

سیدنا غوثِ اعظم نے فرمایا: عزتِ رب کی قسم سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ میری آنکھ لوحِ محفوظ میں ہے۔ اور فرمایا: تم میرے سامنے شیشے کی مانند ہو، میں تمہارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

حضرت سید احمد رفاعی نے فرمایا: اللہ پاک کامل ولی کو اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اگتا اور کوئی پتہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے۔۔

خواجہ بہاء الدین نقشبندی نے فرمایا: اس گروہِ اولیاء کی نظر میں زمین ناخن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔

امام شعرانی نے حضرت سیدی علی خواص سے نقل فرمایا: کامل کا دل تمام عالم علوی و سفلی کا بر وجہِ تفصیل آئینہ ہے۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں فرمایا: جس کا احوالِ عالمِ غیب پر علم زیادہ ہو اس کا دل زیادہ زبردست ہوتا ہے، جب اللہ کا نور بندے کا کان ہو تو وہ نزدیک و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور آنکھ ہو تو نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب ہاتھ ہو تو تمام عالم میں تصرف کرتا ہے۔

وہابیہ کا اصل جرم

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ وہابیہ نے ابلیس، پاگل اور چوپائے کے لیے تو علمِ غیب ثابت کیا اور اُن پر آیات و احادیث وارد نہ کیں۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے علمِ غیب کی نفی کے لیے وہی آیات و احادیث پیش کیں۔ یہ ان کی اصل خباثت کا اظہار ہے۔ وہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمت سے دشمنی رکھتے ہیں اور اسی دشمنی نے انہیں اندھا کر دیا۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ امام تفتازانی نے شرحِ مقاصد میں ثابت فرمایا کہ **وہابیہ، معتزلہ سے بھی بڑھ کر خبیث** ہیں۔ معتزلہ کو صرف اولیاء کے علومِ غیب میں شبہہ تھا، انبیاء کے لیے مانتے تھے۔ مگر یہ وہابیہ خود انبیاء سے بھی منکر ہو گئے۔ جبکہ ائمہ اہلسنت انبیاء اور اولیاء دونوں کے لیے علمِ غیب عطائی مانتے ہیں۔ اور اسی پر چودہ سو سال سے امتِ مسلمہ کا اجماع چلا آرہا ہے۔

وہابیہ کا حتمی رد اور اہلسنت کا مسلک

ایک سو بیس دلائل کا خلاصہ

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ یہ جو ایک سو بیس عبارات قاہرہ پیش کی گئیں یہ تو کل میں سے جز ہیں۔ اگر پوری تفصیل دیکھنی ہو تو کتاب "مالیئ الجیب بعلوم الغیب" اور رسالہ "اللؤلؤ المکنون" ملاحظہ کریں جن میں نصوص کے دریا بہتے ہیں۔ حبِّ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چاند چمکتے ہیں، تعظیمِ حضور کے سورج دمکتے ہیں، نورِ ایمان کے تارے جھلکتے ہیں، اور نجدیت و وہابیت کے اندھیرے بلکتے ہیں۔

وہابیہ کی چالاکی اور اس کا جواب

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ وہابیہ ان نصوص قاہرہ کے مقابل ادھر ادھر سے تخصیصِ غیوب کی چند عبارات لا کر بغلیں بجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض جہالت، کج فہمی اور صریح مکاری ہے۔ وہ دراصل ہمارے بیان کا دوسرا پہلو دکھا رہے ہوتے ہیں کیونکہ یہ بات ہم پہلے ہی بیان کر چکے کہ عموم و خصوص کا یہ مسئلہ اجماعات کے بعد علمائے اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے۔ اکثر اولیاء اور بکثرت علماء عموم کی جانب ہیں اور یہی ظاہرِ نصوصِ قرآن و احادیث کا مفاد ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ، ہم سو نصوص عموم میں دکھائیں گے۔ اور ظواہرِ قرآن و حدیث اور عامہ اولیاء قدیم و حدیث ہمارے ساتھ ہیں۔ اور اسی میں حضور ﷺ کی فضیلت کی ترقی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا" : اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے " جسے اللہ بڑا کہے اسے کوئی کیسے گھٹائے؟

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم نے ظواہرِ نصوص اور صدہا ائمہ کے اتباع میں حضور ﷺ کی زیادہ رفعتِ شان چاہ کر اسے بڑا مانا تو ہم نے اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔ اور اگر واقع میں وہ فضل ویسا ہی بڑا ہو اور تم نے اسے ہلکا جانا تو تمہارا معاملہ معکوس ہوا۔

چھیاسٹھ جلیل القدر ہستیاں جن پر وہابیہ نے کفر کا حکم لگایا

اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اپنے مسلک کے مطابق وہابیہ نے معاذ اللہ یہ تمام ہستیاں کافر کیں:

شاہ ولی اللہ دہلوی، ملک العلماء بحر العلوم، علامہ شامی، علامہ خفاجی، امام فخر الدین رازی، علامہ جرجانی، علامہ تفتازانی، ملا علی قاری، امام ابن حجر مکی، علامہ زرقانی، علامہ مناوی، علامہ قسطلانی، امام قرطبی، امام بدر الدین عینی، امام بغوی، امام خازن، علامہ بیضاوی، علامہ نیشاپوری، علامہ جمل، امام ابو بکر

رازی، امام قاضی عیاض، امام زین الدین عراقی، علامہ بیجوری، علامہ شنوانی یعنی تمام ائمہ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام اور تصوف۔

پھر سیدنا غوثِ اعظم، سیدی احمد رفاعی، شیخ اکبر، سیدی علی خواص، خواجہ بہاء الدین نقشبندی، مولانا جامی، مولوی معنوی، سیدی عبد العزیز دباغ یعنی تمام اکابر اولیاء۔

پھر آئمہ اطہار سیدنا امام جعفر صادق، امام علی رضا اور دیگر یعنی آئمہ اہلِ بیت۔

پھر حضرت امام مجاہد، سیدنا عبد اللہ ابن عباس، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام بلکہ تمام انبیاء عظام۔

پھر (خاک بہ دہنِ دشمنان) خود حضور سید الانبیاء ﷺ کیونکہ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا۔

اور آخر میں (لعنۃ اللہ علی الظالمین) معاذ اللہ اس آیت کے مصداق جس میں اللہ رب العالمین نے خود رسول ﷺ کی غیب دانی کے منکر کو کافر فرمایا۔ وہابیہ نے گویا خود اللہ کو بھی اپنی تکفیر کا نشانہ بنالیا۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: یہ گنتی میں چھیاسٹھ ہیں مگر ان میں آئمہ اہلسنت، تمام صحابہ کرام اور تمام آئمہ اطہار سب جماعتیں ہیں۔ تو جب اللہ ورسول تک

نوبت ہے تو اگلے پچھلے تمام جن وانس اور تمام مومنین وہابیہ کی تکفیر میں آ گئے۔

وہابیہ کا دوہرا معیار

اعلیٰ حضرت نے آخری اور سب سے کاری ضرب لگاتے ہوئے فرمایا:

وہابیہ نے ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علمِ محیط ثابت کیا اور اسے شرک نہ کہا۔ گنگوہی نے صرف مجلسِ میلاد کی اطلاع ماننے پر حکمِ شرک لگایا، انہوں نے صرف ایک پیڑ کے پتے جاننے کو شرک کہا۔۔ مگر جن عارفوں کے بارے میں خود شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا کہ وقتِ وفات تک جو کچھ آنے والا ہے اس کی خبر رکھتے ہیں اور ہر علم کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں۔ انہیں کیا کہیں گے؟

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: اب وہابیہ کے لیے دو ہی راستے ہیں، یا شاہ ولی اللہ کو بھی کافر کہیں، تو اسمعیل دہلوی جو انہیں کے گیت گاتے تھے وہ بھی کافر کے چیلے ٹھہرے اور پھر وہابیت کا بھی خاتمہ ہوا۔ یا پھر صاف اعتراف کریں کہ ان کی تمام تکفیریں باطل تھیں اور احمد رضا کا مسلک حق ہے۔

اعلیٰ حضرت کا مسلک اور آخری کلام

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: جو لوگ کہتے ہیں "احمد رضا حضور ﷺ کے علمِ غیب کا قائل ہو گیا اور یہ کفر ہے" انہوں نے نہ دیکھا کہ احمد رضا کا سلسلہ علماء، اولیاء،

ائمہ، صحابہ سے حضور ﷺ اور حضور ﷺ سے اللہ رب العالمین تک مسلسل ملا ہوا ہے۔۔

ہم چھوٹے سہی مگر ہمارا تعلق بلند ہے اور مولانا رومی کا فرمان سچا ہے کہ: جس نے انکار ظاہر کیا وہ مردودِ جہاں ہوا۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: وہابیہ کی یہ آگ اللہ ورسول کو ضرر نہ پہنچائے گی، خود انہیں کو جلائے گی اور بے توبہ مرے تو ابد الآباد تک آخرت کا عذاب ان کا نصیبہ ہو گا۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے :اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

تمت بالخیر